قارئین کے سوالات

جوابات

مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

سوال : کیا امام مالکؒ رفع الیدین کرتے تھے ؟ محمد بلال حنفی گوجرنوالہ

جواب : امام مالکؒ تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ بھی تین جگہوں میں رفع الیدین کرتے تھے (جامع الترمذی مع عارضۃ الاحوذی : ۲ / ۵۷)(جامع الترمذی مع تخریج احمد شاکر : ۲ / ۳۷) یہی آپ کے اقوال میں سے آخری اور صحیح ترین قول ہے "(المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم از قرطبیؒ : ۲ / ۱۸ / ۱۹)امام ابن العراقیؒ امام قرطبیؒ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں : "وقال أبو العباس بعد أن ذکر هذاهو مشهور مذهب مالك أن الرفع فی المواطن الثلاثة هو آخر أقواله وأصحها" "امام ابو عباس قرطبیؒ کہتے ہیں کہ تین جگہوں میں رفع الیدین کرنا امام مالکؒ کا مشہور مذہب ہے ، یہی آپ کے اقوال میں سے آخری اور صحیح ترین قول ہے" (طرح التثریب فی شرح التقریب ازابن العراقی : ۲ / ۲۵۲) یہی بات امام قرطبیؒ کی "المفہم" سے حافظ ابن حجرؒ نے نقل کی ہے (فتح الباری : ۲ / ۲۲۰)

امام خطابیؒ اور امام بغویؒ لکھتے ہیں کہ : "اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا جائے ، یہی ابو بکر صدیقؓ ، علی بن ابی طالبؓ ، ابن عمرؓ ، ابو سعید خدریؓ ، ابن عباسؓ ، انسؓ اور ابن زبیرؓ کا قول ہے

یہی حسن بصریؒ ، ابن سیرینؒ ، عطاءؒ ، طاوسؒ ، مجاہدؒ ، قاسم بن محمدؒ ، سالم بن عبداللہ بن عمرؒ ، قتادہ اور مکحولؒ کا مذہب ہے۔ امام اوزاعی اسی کے قائل ہیں ، امام مالکؒ کا آخری عمل بھی یہی ہے ، امام شافعیؒ ، امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ بھی رفع الیدین کے قائل و فاعل تھے" (معالم السنن از خطابی : ۱ / ۱۹۳)(شرح السنہ از امام بغویؒ : ۳ / ۲۳)

امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں : "میں نے اہلِ حجاز ، اہلِ شام اور اہلِ عراق کو نماز شروع کرتے وقت رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے ہوئے پایا ، سوائے کوفیوں کے ، امام مالکؒ ، امام ابن المبارکؒ ، امام احمدؒ ، امام اسحاقؒ ، امام شافعیؒ اور امام یحیی بھی رفع الیدین کرتے تھے" (اختلاف العلماء : از امام محمد بن نصر المروزی

(متوفی ۲۹۴ھ) : ۴۸)

ابن ترکمانی حنفی نے امام قرطبیؒ کی شرح مسلم کے حوالے سے لکھا ہے کہ رفع الیدین نہ کرنا امام مالک کا مشہور مذہب ہے (الجوہر النقی : ۲/۷۶)

میں کہتا ہوں ابن ترکمانی حنفی نے یہ حوالہ پیش کرنے میں خیانت کی ہے (دیکھیں المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم از قرطبیؒ : ۲/۱۸،۱۹)

امام ابن سیدالناسؒ لکھتے ہیں :"قال ابو حنيفة واصحابه وجماعة من علماء الكوفة لايستحب فى غير تكبيرة الاحرام وهو رواية ابن القاسم عن مالك وقد روى عنه الرفع عندالافتتاح والركوع والرفع منه وهى مشهورة عنه" "امام ابو حنیفہ اور انکے شاگرد اور کوفی علماء کی ایک جماعت کے لوگ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کو مستحب نہیں سمجھتے ہیں، ابن القاسم کی امام مالک سے ایسے ہی روایت آتی ہے، اور امام مالکؒ سے تکبیر تحریمہ رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کے بارے میں روایت آتی ہے یہی آپؒ سے مشہور روایت ہے" (شرح الترمذی مخطوطہ لابن سیدالناس :۱/۲۲۰)

امام ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں" اتفق على العمل بها مالكؒ، والشافعیؒ، و احمد بن حنبلؒ" "رفع الیدین کے عمل میں امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ متفق ہیں" (الموضوعات :۲/۹۸)

امام ابن عبدالبر مالکیؒ جن کے بارے میں علامہ عینی حنفیؒ لکھتے ہیں "امام ابن عبدالبر امام مالک کے مذہب کو سب سے بڑھ کر جاننے والے تھے" (البنایہ شرح الہدایہ :۱/۲۸۱) وہ لکھتے ہیں "ابو مصعبؒ، ابن وھبؒ امام مالکؒ سے بیان کرتے ہیں کہ امام مالکؒ ابن عمرؓ کی حدیث کو دلیل بنا کر تکبیر تحریمہ، رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔

انکی امام مالکؒ سے اس کے بارے میں ساری سندیں ہم نے "تمہید" میں ذکر کر دیں ہیں۔

ولید بن مسلمؒ اور سعید بن ابی مریمؒ بھی امام مالکؒ سے یہی بیان کرتے ہیں، ابن عبدالحکمؒ فرماتے ہیں کہ میں بھی ابن عمرؓ کی حدیث کو دلیل بنا کر رفع الیدین کرتا ہوں" (الاستذکار :۲/۱۲۴) (التمہید :۹/۲۲۲،۲۲۳)

امام مالکؒ کے شاگرد اشھب بن عبدالعزیزؒ اور ابن وھبؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ آخری دم تک رفع الیدین کرتے رہے ہیں۔ (التمہید :۹/۲۲۲،۲۲۳)

امام مالکؒ سے رفع الیدین نہ کرنے کے بارے میں روایت صرف ابن القاسمؒ سے آتی ہے۔ جبکہ دوسرے سارے شاگرد رفع الیدین کرنے کے بارے میں بیان کرتے ہیں، ظاہر ہے جماعت کی روایت کو ترجیح ہوگی اور ابن

القاسمؒ کی روایت مردود ہو جائے گی۔

علاوہ ازیں امام مالکؒ اپنی کتاب "مئوطا" میں رفع الیدین کے ثبوت پر تو روایت لائے ہیں جبکہ نہ کرنے کے بارے میں کوئی روایت نہیں لائے۔ ثابت ہوا کہ آپؒ رفع الیدین کے فاعل تھے۔

اہل مدینہ بھی رفع الیدین کرتے تھے جیسا کہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد امام محمد بن حسن شیبانیؒ (المتوفی : ۱۸۹) لکھتے ہیں: "وقال: اھل المدینة یرفع یدیه حذو منکبیه اذا افتتح الصلاة واذاکبرللرکوع واذا رفع رأسه من الرکوع رفعهما کذلك ایضاً وقال: سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد فیرفع یدیه فی هذا حذو منکبیه وقالو: لایفعل ذلك فی السجود و رووه ذلك عن ابن عمر" (کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ از محمدؒ :۱/۹۴)

امام قرطبیؒ لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابو بکر الفہریؒ رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے، یہی امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مذہب ہے، اور شیعہ بھی ایسا کرتے ہیں، ایک دن شیخ ابو بکر الفہری سرحد کے پاس میری درس گاہ میں ظہر کے وقت ابن الشواء کی حفاظت گاہ میں میرے پاس تشریف لائے، وہ اسی حفاظت گاہ سے مسجد میں داخل ہوئے، اور پہلی صف میں چلے گے جبکہ میں پیچھے سمندر کے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا۔ سخت گرمی میں ہوا خوری کر رہا تھا، میرے ساتھ ایک ہی صف پر سمندر کا رئیس اور قائد ابو ثمنہ بیٹھا ہوا تھا جو اپنے ساتھیوں سمیت نماز کا انتظار کر رہا تھا جب اس نے دیکھا کہ شیخ ابو بکر الفہریؒ نے رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا تو ابو ثمنہ اور اس کے ساتھیوں نے کہا!

تم دیکھتے نہیں ہو کہ یہ مشرقی (ابو بکر الفہریؒ) ہماری مسجد میں کیسے داخل ہو گیا ہے ؟ کھڑے ہو جاؤ، اسے قتل کر کے سمندر میں پھینک دو، تمہیں کوئی بھی دیکھ نہیں رہا۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ بات سنی تو میرا دل سینے سے اڑ گیا، میں نے کہا! سبحان اللہ : یہ طرطوشی (ابو بکر الفہریؒ) وقت کا فقیہ ہے (اور اس کے بارے میں یہ بات ہو رہی ہے) امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ثمنہ اور اس کے ساتھیوں نے مجھے کہا یہ ابو بکر الفہریؒ رفع الیدین کیوں کرتا ہے ؟ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے، یہی امام مالکؒ کا مذہب ہے، اور اسی کے بارے میں اہلِ مدینہ امام مالکؒ سے روایت کرتے ہیں

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ثمنہ اور اس کے ساتھیوں کو روکنا شروع کیا اور ان کو خاموش کرایا، یہاں تک کہ ابو بکر الفہریؒ نماز سے فارغ ہو گئے، میں ان کے ساتھ حفاظت گاہ سے رہائش گاہ تک گیا، جب امام ابو بکر الفہریؒ نے میرے چہرے پر تغیر (تبدیلی) دیکھا تو تعجب محسوس کیا، اور مجھ سے پوچھا تو میں نے ان کو سارا واقعہ